ظفار میں فتح عوام کی ہوگی!

خلیج میں سامراج کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے ایک دو نہیں، چھ مختلف طاقتیں عمان کے سلطان کو بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ برطانیہ۔ ایران۔ اردن۔ سعودی عرب۔ پاکستان۔ انڈیا ـــ یہ رجعت پسندوں کا گھناؤنا اتحاد سلطان کی فوجی یا اسلحی امداد کر رہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ کہیں ظفار کا انقلاب پھیل نہ جائے۔ اگر عمان کا سلطان گیا تو خلیج کے شیخ چند دن کی بات ہیں اور اگر خلیج کے تیل کے ذخائر انقلابی عوام کے ہاتھ آگئے تو سامراج اور سامراج کے پٹھوؤں کا کیا بنے گا۔۔۔؟

صرف ظفار کے انقلابی عوام ہی نہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے مددگار، جنوبی یمن کی ری پبلک پر بھی سامراج بھرپور حملے کر رہا ہے اور اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ پورے مشرقِ وسطیٰ میں کوئی اور ریاست اس انقلاب کی مستقل اور موثر مدد نہیں کر رہی۔ خود آزاد کردہ علاقوں میں برطانوی فوجوں نے دہشت گردی اور تباہی کی ایک نئی مہم شروع کر دی ہے تاکہ اگر ظفار کے عوام پر فتح حاصل نہیں ہو سکتی تو ان کو بھوکا مار کر۔ ان کے کھیتوں کو جلا کر۔ ان کے ہسپتالوں کو تباہ کر کے ان کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے۔۔۔

سامراجی وحشیوں اور عوام کو لوٹنے والوں کے خلاف اس زبردست جدوجہد میں آپ کس کے ساتھ ہیں؟
ظفار کے عوام کو آپ کی آواز کی۔ آپ کی امداد کی ضرورت ہے!
اپنے عطیات براہ 'طبی امداد' مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:

عوامی محاذ برائے آزادیٔ عمان و خلیج (PFLOG)

ظفار میں عوامی جنگ

(۱)

تاریخی خاکہ

پسِ منظر

مغربی ممالک میں شاید ہی ایسا کوئی شخص ہو جسے مشرقِ وسطیٰ کی اور خاصکر خلیج عرب کے تیل کے ذخیروں کی اہمیت نہ معلوم ہو لیکن اس خطہ میں برطانیہ کی دلچسپی تیل کی دریافت سے پہلے ہی شروع ہو چکی تھی۔ اس کی وجہ اس خطہ کی تجارتی اہمیت تھی ـــ ہندوستان اور مشرقِ بعید جانے والے تجارتی جہازوں کے لئے یہاں کی بندرگاہیں بہت اہم تھیں۔ تجارتی اہمیت کے باعث فوجی اہمیت کا ہونا لازمی تھا جس کے باعث یورپ کے مختلف تجارتی ملکوں میں فوجی مقابلہ بھی ناگزیر تھا۔ چنانچہ ۲۱ جون ۱۶۲۰ء کو خلیج میں برطانوی بحریہ اور پرتگالی بحریہ خلیج کے کنٹرول کے لئے جنگ پہ آمادہ ہوگئے۔ یہاں سے اس خطہ میں بیرونی فوجی مداخلت کا آغاز ہوتا ہے۔

مقامی حکمرانوں کو آپس میں لڑا کر۔ یکطرفہ صلحنامے کر کے برطانیہ نے انیسویں صدی تک اپنے مقاصد حاصل کر لئے تھے اور اس پورے علاقہ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ خلیج عرب (فارس) کا مغربی یعنی عربی علاقہ برطانوی نوآبادی میں تبدیل ہوگیا لیکن بیسویں صدی کے وسط میں دو عالمی جنگوں کے باعث برطانوی سامراج کی پوزیشن بہت کمزور ہوگئی۔ اب برطانیہ نے اپنی پالیسی بدلنی شروع کی۔ ننگی فوجی مداخلت کی بجائے اب یہ چال چلی کہ کسی طرح اپنے پٹھوؤں کو اس علاقہ میں حکمرانوں کی حیثیت سے مسلط کر دیا جائے تاکہ وہاں سے فوجیں بھی نکالی جا سکیں اور نوآبادی بھی قائم رہے۔

ان چالوں کا ذکر نیچے آئے گا لیکن ایک ریاست اس علاقہ میں ایسی تھی جس کو آزاد کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی نہ یہ کوشش کی گئی کہ اس کو ماڈرن بنایا جائے یا کسی اور قسم کی اصلاحات کی جائیں۔ یہ سامراج کی بڑی غلطی تھی۔ مسقط اور عمان کی ریاست ایک ظالم حکمراں سعید بن تیمور کے رحم و کرم پر چھوڑ دی گئی۔ جو ایک انتہائی جاہل اور خبیث حکمراں تھا۔ اس نے ملک میں نہایت بدترین قانون نافذ کئے اور بربریت کا ایسا نظام قائم کیا جس کی مثال کم ہی ملے گی۔

لیکن اس حکمران کی پشت پناہی برطانیہ کر رہا تھا کیونکہ تیل کے ذخائر کی وجہ سے اب خلیج کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی تھی۔ عمان خلیج کے دہانے پر واقع ہوا ہے جو عمان کو کنٹرول کرتا ہے وہی خلیج کو کنٹرول کرتا ہے۔

لیکن برطانیہ کو علم نہیں تھا کہ اس قدامت پسند۔ جاہل اور انتہائی پس ماندہ ملک میں ان کی طاقت کو سب سے مؤثر طور پر چیلنج کیا جائیگا

تحریکِ آزادی شروع ہوتی ہے

اس سے پہلے کہ ہم عمان میں انقلابی واقعات کا ذکر کریں یہ مناسب اور ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے بحرین کے عوام کو خراجِ تحسین پیش کریں۔

طلباء میں ترقی پسند عمل اور عوامی حقوق کے لئے جدوجہد کے پہلے حقیقی آثار بحرین ہی میں ظاہر ہوئے تھے۔ یہاں پہلی مرتبہ مزدوروں نے اپنی طاقت اور حکومت کے خلاف اپنے جذبہ کا اظہار دسمبر ۱۹۵۴ء میں کیا جب بحرین ورکرز یونین نے ایک بڑی ہڑتال کی پھر مارچ ۱۹۶۵ء میں جب وہاں کی بڑی تیل کی کمپنی BAPCO سے مزدوروں کی برطرفی کی گئی تو اس کے خلاف ایک زبردست بغاوت ہوئی جس کو دبانے کے لئے حکومت نے نہایت وحشیانہ پن کا ثبوت دیا اور کافی مزدوروں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ اب ۱۹۷۳ء میں عوام کو دھوکا دینے کے لئے ایک جمہوری آئین بنایا گیا ہے اس آئین کے بعد خاص طور پر مزدوروں۔ طلباء اور دانشوروں کی حراست کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے لیکن بحرین کے عوام کی جدوجہد خلیج کے عوام کی جدوجہد کے لئے ایک زبردست انسپریشن ہے اور ظفار کی جنگِ آزادی میں ان کا تعاون بہت قیمت رکھتا ہے۔

ظفار میں انقلابیوں نے ۹ جون ۱۹۶۵ء کو ہتھیار اٹھائے۔ شروع میں یہ قوم پرست عناصر کی ایک ڈھیلی ڈھالی تنظیم تھی۔ اس زمانے میں جنگ گاہے گاہے لڑی جا رہی تھی اور اس کی شدت کم تھی۔ تاہم عوام کی امنگوں کو جگانے کے لئے کافی تھی اور آہستہ آہستہ اسے عوام کی حمایت حاصل ہونے لگی۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو جنوبی یمن میں نیشنل لبریشن فرنٹ (NLF) کی کامیابی اور یمن کی عوامی جمہوری ری پبلک کے قیام نے سامراج پر ایک ضرب کاری لگائی جس سے ساری عرب دنیا میں ترقی پسند قوتوں کی ہمتیں بلند ہوئیں خاص کر خلیج کی انقلابی تحریک میں ایک نیا عنصر داخل ہوا۔

ظفار کی جدوجہد اپنی راہ متعین کرتی ہے

یہ تھے وہ حالات جن کے دوران ظفار کے عوامی محاذ کی ۱۹۶۸ء کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں ایک نئی راہ کا تعین کیا گیا۔

اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صرف فوجی جدوجہد کافی نہیں ہے بلکہ آزاد کردہ علاقوں میں ایک سماجی انقلاب کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ اگلے دو سال میں فوجی انقلاب اور سماجی انقلاب کو ایک دوسرے سے منسلک کرکے یہ کوشش کی گئی کہ عوام کی تعلیم اور قبائیلی نظام کے خلاف ایک نئے نظام کی تشکیل جتنی تیزی اور مؤثر طور پر ہو سکے کی جائے۔ ظاہر ہے اس سلسلہ میں دشواریاں بہت ہیں اور ہمارے وسائل بہت کم۔ لیکن جیسا کہ ہم اس مضمون کے دوسرے حصہ میں بیان کریں گے ہم نے اس محاذ پر بھی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

اس دوران فوجی جدوجہد تیز ہو رہی تھی۔ ۱۲ جون ۱۹۷۰ء کو عوامی محاذ برائے آزادی عمان خلیج (PFLOG) کے ایک حصہ نے شمالی عمان میں عمل شروع کیا۔ یہ واقعہ بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ سلطان کی (یعنی برطانوی) فوجیں انقلاب کو محض ظفار کے اندر محدود رکھنے میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اور انقلابی جدوجہد پھیل رہی تھی۔ اس کا یہ نتیجہ بھی ہوا کہ سلطان کی فوجوں کو اب وسیع محاذ پر لڑنا پڑ رہا تھا۔ چنانچہ سامراجی قوتوں میں گھبراہٹ پھیل گئی۔

۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء

ایک ماہ کے اندر اندر برطانیہ کو اپنی پرانی پالیسی کو بدلنا پڑا۔ اس کو اب یہ خطرہ حقیقی نظر آنے لگا تھا کہ عمان ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ انہوں نے سازش کرکے سعید بن قابوس کا تختہ الٹ دیا اور اس کی جگہ اس کے بیٹے قابوس کو جو سینڈہرسٹ کا تعلیمیافتہ ہے سلطان بنا دیا گیا۔ اس کو ہدایات دی گئیں کہ وہ تیزی سے عمان کو موڈرن بنائے اور ان میں اصلاحات لانے کی کوشش کرے۔

چنانچہ سلطان بنتے ہی قابوس ہسپتالوں۔ سکولوں اور دوسری سماجی اصلاحات اور ترقیاتی منصوبوں کا اعلان کرتا ہے لیکن جہاں تک سماجی سہولتوں کا تعلق ہے ان کے وعدے ابھی کئے بھی نہیں گئے تھے کہ توڑنا شروع کر دیئے گئے اور سلطان نے اپنے لئے ایک عالیشان محل کی تعمیر شروع کر دی۔ تھوڑے عرصہ تک تو عوام اس کے فریب میں رہے اور وہ انہیں انقلاب سے توڑنے میں کامیاب ہوگیا لیکن جب انہیں یہ احساس ہوا کہ یہ وعدے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کئے گئے تھے تو وہ انقلابی تحریک کی حمایت کے لئے پہلے سے بھی زیادہ آمادہ ہوگئے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۷۰ء

اب سامراج نے ایک اور چال چلی۔ ظفار کے مشرقی علاقہ میں قبائیلیوں کو اکسا کر ایک جوابی انقلاب کی تحریک شروع کی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ عوامی محاذ میں اور ان قبائیلیوں میں آپس میں ٹکر ہو اور اس طرح ان کی طاقت ختم ہو جائے۔ یہ بھونڈی کوشش جلد ہی ناکام ہوگئی۔ ایک اور چال جو چلی گئی وہ یہ تھی کہ عربوں اور ایرانیوں کے درمیان رقابت اور تصادم کرا دیا جائے یہ چال نہ صرف عمان میں بلکہ پورے خلیج میں چلی جا رہی ہے اور دونوں قوموں کے آپس کے اتحاد کو برباد کیا جا رہا ہے۔

۱۹۷۱ء میں سامراج کی اسٹریٹیجی میں ایک خاص تبدیلی آئی۔ انہیں اب احساس ہو چلا تھا کہ وہ عمان کے جانباز عوام کو خود شکست نہیں دے سکتے۔ بلکہ ان کی افواج کی موجودگی سے عوام ان سے اور بھی زیادہ متنفر ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اب یہ کوشش کی کہ اس علاقہ کے رجعت پسند حکمرانوں کو عمان کی جنگ میں ملوث کیا جائے اس طرح انہوں نے خاص کر ایران۔ سعودی عرب اور اردن کو اپنے منصوبوں میں شامل کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ پاکستان اور انڈیا سے بھی فوجی امداد حاصل کی جا رہی ہے اور ان سب رجعت پسندوں کی متحدہ کوشش سے عمانی انقلابیوں کو کچلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایران کا سایہ پھیلنا شروع ہوتا ہے

ایران کو شہ دی گئی کہ وہ خلیج پر اپنے پنجے پھیلانے شروع کر دے۔ ۱۹۷۱ء میں شاہ نے فوجیں بھیج کر ابو موسیٰ اور طنب کے جزائر پر قبضہ کر لیا۔ یہ قدم عرب عوام کے خلاف ایک نہایت کمینہ اور جارحانہ قدم تھا اور اس میں شیخوں کی رضامندی اور تعاون شامل تھا۔ بعد میں ان شیخوں نے ایران کو آبنائے ہرمز میں ام الغاران کا نہایت اہم جزیرہ بھی دیدیا۔ اس کے بدلے میں ایران نے ہیلی کوپٹروں پر مشتمل دستہ دیا ہے جو پہاڑوں میں نیچے آکر انقلابی فوجیوں پر گولیاں برساتے ہیں (عام ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں یہ زیادہ مؤثر ہیں) اور زمینی افواج کی ایک بڑی تعداد سلطان کی مدد کو بھیجی ہے۔

۱۲ مئی ۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء میں عوامی جنگ نے کئی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ۱۲ مئی کو آٹھ ماہ کی مسلسل جھڑپوں اور حملوں کے بعد مغربی ظفار میں ثاقبت کے کیمپ پر انقلابیوں کا قبضہ ہوگیا۔ تین ماہ بعد جولائی میں ہماری فوجوں نے مارباط کے شہر کو آزاد کرا لیا اور مسلسل دباؤ کے بعد اس پر ۸ گھنٹہ قابض رہے گو یہ شہر بعد میں چھوڑنا پڑا لیکن اب ظاہر ہو چکا تھا کہ انقلابی فوجی آگے بڑھ رہے ہیں جبکہ دشمن صرف مدافعتی جنگ کر رہا ہے۔

ان حالات کے باعث اب ۱۹۷۴ء میں برطانوی اور امریکی سامراج نے مل کر کوشش شروع کی ہے کہ کسی طرح انقلابیوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ فوجی طور پر اپنے مقاصد میں ناکامی کے بعد اب وہ نہتے عوام پر تشدد پر اتر آئے ہیں۔ دیہاتوں پر گولیاں برسائی جاتی ہیں لوگوں کو جسمانی اذیتیں دی جاتی ہیں ان کے مویشی مارے جاتے ہیں پانی کے کنوؤں کو بارود سے اڑا دیا جاتا ہے یہ سب کس لئے؟ ان کی ہمت اور ولولہ پست کرنے کے لئے اور ان کو انقلابیوں کی مدد کرنے سے روکنے کے لئے۔ لیکن اس کا اثر الٹا ہو رہا ہے اور سامراج کے خلاف گوریلا جنگ ایک بڑی جنگ کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

آزاد کردہ علاقہ میں سماجی انقلاب

(۲)

سماجی پسِ منظر

ظفار عمان سے سینکڑوں میلوں کے فاصلہ پر ہے اور دونوں علاقوں کے درمیان ایک بڑا ریگستان واقع ہے۔ ظفار اپنی آب و ہوا اور آبادی کے اعتبار سے بھی انوکھا ہے یہ چند پہاڑوں اور وادیوں کے درمیان واقع ہے جہاں جون اور ستمبر کے درمیان کافی بارشیں ہوتی ہیں چنانچہ باقی جنوبی عرب علاقے کی نسبت یہ زیادہ ہرا بھرا اور زرخیز ہے۔ پہاڑ۔ درختوں اور جھاڑیوں سے لدے ہوئے ہیں جن میں سے کچھ سال بھر ہرے بھرے رہتے ہیں۔

جہاں تک آبادی کا تعلق ہے وہ خلیج کی آبادی سے نسلی۔ ثقافتی اور لسانی لحاظ سے بے حد مختلف ہے اس علاقہ پر اسلام کا اثر اتنا نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ دوسرے عرب ملکوں کے مقابلہ میں یہاں ایک مختلف کلچر ابھرا ہے مثلاً عورتیں نقاب استعمال نہیں کرتیں اور اتنی پسی ہوئی نہیں جتنا اور دوسرے ملکوں میں لوگ حمیاری زبان بولتے ہیں جو اسلام سے پہلے کی زبان ہے اور عربی سے ملتی جلتی ہے۔

روایتی طور پر ظفاری لوگ خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے مویشی ان کی زندگی کا ایک خاص حصہ ہیں۔ کچھ لوگ ایک قسم کی لوبان جمع کر کے اس کی تجارت بھی کرتے ہیں اور بارشوں کے زمانے میں معمولی قسم کی زراعت بھی کی جاتی ہے لیکن زراعت کو قبائیلی نظریہ میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ظفاری کئی قبائل میں بٹے ہوئے تھے جو اکثر ایک دوسرے سے لڑا کرتے تھے خاص کر سلطان کے اکسانے پر۔

۱۹۶۵ء میں جب انقلاب شروع ہوا تو اس کا اوّل مقصد اس علاقہ کو سلطان کے ظلم اور استحصال سے آزاد کرانا تھا لیکن ۱۹۶۸ء کی کانگریس میں محاذ نے فیصلہ کیا کہ آزاد کردہ علاقوں میں سیاسی اور سماجی ڈھانچہ کو بدلنا لازمی ہے جس کے بغیر عوام حقیقی طور پر آزاد نہیں ہو سکتے۔ ان فیصلوں کا مطلب تھا ——

(۱) قبائیلی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ (۲) عورتوں کو آزاد کیا جائے۔

(۳) عوام کو عربی تعلیم دی جائے اور خواندگی پھیلائی جائے۔ اور (۴) زراعت کو ترقی دی جائے تاکہ یہ علاقہ خود کفیل بن سکے۔

عوامی محاذ کی سماجی جدّوجہد

قبائلی نظام

قبائلی نظام کو توڑنے کے لئے محاذ نے کمیٹیاں بنائیں جن کا کام قبائلی جھگڑوں کا فیصلہ کرنا تھا اس کے ساتھ ساتھ اس قسم کے قوانین کا نفاذ کیا گیا ہے جن سے قبائلی نظام کی بنیاد ختم ہو گئی ہے مثلاً زمین اور پانی (دو چیزیں جن کی ملکیت قبائلی تفریق کی بنیاد تھی) کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے۔ خود محاذ کی بدولت قبائلی تفریق اتنی اہم نہیں رہی ہے جتنی پہلے ہوا کرتی تھی کیونکہ محاذ کی تنظیموں میں مختلف قبائل کے لوگ شامل ہیں اور شانہ بشانہ لڑ رہے ہیں۔ ان تنظیموں میں ان کو جو نظریاتی تعلیم دی جاتی ہے وہ قبائلی نظریات کے خاتمہ میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۷۱ء میں کمیٹیوں کی بجائے مقامی عوامی کونسلوں کا قیام عمل میں آیا۔ یہ کونسلیں انتخاب کے ذریعہ چنی جاتی ہیں اس طرح ایک قومی اور جمہوری معاشرہ جنم لے رہا ہے۔

عورتیں

محاذ کی پالیسی یہ ہے کہ وہ عورتوں کی ہمت افزائی کر کے انہیں ویسی ہی ذمہ داریاں دے جو مردوں کو دی جاتی ہیں بلکہ عورتوں کو نسبتاً زیادہ مواقع ترقی کرنے کے لئے دیئے جا رہے ہیں تاکہ ان پر ماضی کے ظلم کا سدِ باب ہو سکے۔ شادی اور طلاق کے لئے نئے قوانین وضع کئے گئے ہیں وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہیں اور انہیں شوہر کو طلاق دینے کا اتنا ہی حق ہے جتنا شوہر کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا۔ شادی کے وقت نقد دینے کی رسم جو خاندانوں کے لئے منافع کا باعث ہوا کرتی تھی اس کو انتہائی کم کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی عورت کا تعلیم کے معاملہ میں یا محاذ کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے معاملہ پر اپنے خاندان والوں سے جھگڑا ہوتا ہے تو محاذ اس عورت کی پوری پوری حمایت کرتا ہے۔

تعلیم

محاذ کی سب سے زیادہ کوشش معاشرے میں تعلیم اور خواندگی عام کرنے کی طرف ہے۔ آزاد کردہ علاقہ میں دو سکول قائم کئے گئے ہیں جن میں ۸۵۰ طالب علم ہیں اس کے علاوہ خواندگی کی کلاسیں ہیں جن میں اسکول کے طالب علم پڑھاتے ہیں۔ ان کلاسوں میں مرد۔ عورتیں۔ بچے سب ہی آتے ہیں۔ یہ کلاسیں ہر روز صبح دو گھنٹوں کے لئے ہوتی ہیں اور ان کے دوران گاؤں اور دوسرے کام بند کر دیئے جاتے ہیں۔ محاذ ہر شخص کو نوٹ بکیں تقسیم کرتا ہے لیکن پڑھانے کے لئے کتابیں بہت مشکل سے مہیا ہوتی ہیں۔ لوگوں میں تعلیم کا بے حد شوق ہے اور انہیں جو کچھ آتا ہے وہ ایک دوسرے کو سکھلاتے پڑھاتے رہتے ہیں۔

زراعت

جیسا کہ کہا جا چکا ہے قبائلی نظام میں زراعت کو بُرا سمجھا جاتا تھا لیکن محاذ اب کوشش کر رہا ہے کہ لوگ زراعت کی طرف متوجہ ہوں زیادہ تر پرانے طریقوں کا استعمال ہو رہا ہے لیکن عوام کو نئے طریقوں سے بھی روشناس کیا جا رہا ہے۔

ہر علاقہ میں محاذ نے زرعی سب کمیٹیاں بنائی ہیں جن کا کام یہ ہے کہ وہ فوج۔ عوامی ملیشیا اور عوام کی مدد سے میدان صاف کر لیں۔ بیج ڈلوانے اور فصل کاٹنے کا کام کریں۔ وہ زرعی طریقوں کو بہتر بنانے اور جدید طریقوں کو استعمال کرنے کے لئے مہمیں چلاتے ہیں وہ نئے قسم کی فصلیں اگانے کا تجربہ بھی کرتی ہیں اور آبپاشی کا انتظام بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہے حال ہی میں تجرباتی کھیتوں میں مختلف قسم کی ترکاریاں اگائی گئی ہیں۔ زرعی تعلیم کے لئے مختصر کورس منعقد کئے جاتے ہیں جن میں کسانوں کی تربیت کی جاتی ہے۔

روائتی نظریات کے باعث لوگوں کو زراعت کی طرف راغب کرانے میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ ان کو کسی ایک جگہ بس کر کام کرنے کی عادت نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ دشمن کے ہاتھوں ان کی فصلوں کو جلانے یا ان کی بستیوں کی تباہی بھی ان کو ایک جگہ مستقل آباد ہونے سے روکتی ہے۔ پھر بھی زراعت نے کافی ترقی کی ہے اور اناج اور ترکاریاں لوگوں کی توراک کا اہم حصہ بنتی جا رہی ہیں۔

عوامی محاذ کی سماجی انقلاب کی طرف یہ کوششیں ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہیں۔ پہاڑوں کی بے حد تکلیف دہ گرد و نواح اور پھر دشمن سے مسلسل جنگ کے باوجود یہ نہایت پس ماندہ معاشرہ ایک گہرے انقلابی دور سے گذر رہا ہے اور یہاں ایک بہادر، محنت کش اور جدید قوم کی داغ بیل پڑ رہی ہے۔

Published by;
The Kashmir Committee of Solidarity with Popular Front for the Liberation of Oman and Arab Gulf,
C/O Gulf Committee, 6 Endsleigh Street, London WC1. London, United Kingdom.